

220252- کیا میاں اور بیوی کے درمیان محبت ہونا واجب ہے؟

سوال

کیا اسلام میں ایسی کوئی دلیل ہے کہ جس میں میاں بیوی کا ایک دوسرے سے محبت کرنا واجب ہو؟ اگر اس کا جواب ہاں ہے تو پھر آدمی کیلئے ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت کیے ہو سکتی ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

خاوند اور بیوی کے ماہین محبت ایک فطری اور طبعی معاملہ ہے، تو ایسے معاملات میں یہ شریعت میں واجب ہے، یا شریعت نے اس چیز کا حکم دیا ہے بلکہ اس کی فطری اور طبعی کیفیت پر ہی اکتفا کریا جاتا ہے، شرعی حکم کی ضرورت نہیں رہتی ہے۔

اگر کوئی شخص ازدواجی زندگی کو یہ سمجھتا ہے کہ یہ روانی اور پھولوں بھرے خوابوں سے معمور ہوتی ہے اور اس! تزوہ ناقابل وجود چیز کو اس دنیاوی زندگی میں تلاش کر رہا ہے، جبکہ اس دنیاوی زندگی کی طبیعت اور مزاج میں مشکلات، مشقتیں اور تکلیفیں ودیعت کی جا چکی ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

(أَقْرَدَ خَلْقَنَا إِلَى إِنْسَانٍ فِي كُلِّهِ)

ترجمہ: بیشک ہم نے انسان کو ہر یہی مشقت میں گھرا ہوا پیدا کیا ہے۔ [البلد: 4]

طیعت علیٰ كَدِرٌ أَنْتَ تُرْبِيْهَا صَفْوًا مِنْ الْأَقْدَارِ

وَمُكْفِفُ الْأَيَامِ ضَدَ طَبَاعِهَا مُتَنَلِّبٌ فِي الْمَاءِ جَذْوَةَ نَارِ

ترجمہ: گدلا پن اس کی طبیعت میں شامل ہے اور تم چاہتے ہو کہ وہ میل کچیل سے پاک صاف ہو!

اگر کوئی شخص گردش زمانہ سے الٹ چلنے کا مطالبہ کرے تو وہ پانی میں انگارے تلاش کرنے والے کی طرح ہے۔

چنانچہ جب یہ بات واضح ہو گئی اور ہم نے حقیقی نگاہ زندگی کے معاملات پر ڈالی تو اس دنیا میں کوئی بھی ایسی چیز نظر نہیں آئے گی جو براعت سے کامل ہو اور اس میں کسی قسم کا عیب نہ پایا جاتا ہو، نیز سمجھنے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ عیوب دیکھنے کے باوجود بھی آپ آگے بڑھنے سے نہیں رکتے بلکہ معاملات کو آگے کی جانب لیکر جاتے ہیں۔

اسی لیے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو فرمایا جو اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا تھا:

تم اسے کیوں طلاق دینا چاہتے ہو؟
اس نے کہا: مجھے اس سے محبت نہیں ہے!

عمر: تو کیا ہر کھر کی بنیاد محبت پر ہی ہوتی ہے؟ باہمی شفقت اور حیا بھی کوئی چیز ہوتی ہے!!؟"

عین الاخبار: (3/18)

یعنی مطلب یہ ہے کہ: اپنے دوست اور اہل خانہ کی جانب سے ملنے والی تکمیل پر صبر کرو؛ کیونکہ لوگوں کا بھی اپنے اہل خانہ اور دوستوں کے ساتھ تقریباً وہی حال ہوتا ہے جو اس وقت تمہارا ہے، اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ لوگ دوسرے سے محبت اور لگن بھی نہیں رکھتے لیکن اس کے باوجود ایک جگہ اٹھتے بیٹھتے ہیں، کہ ان کی ضروریات اور مجبوریاں انہیں ایک جگہ جمع کر دیتی ہیں!!

اسی خیال اور باہمی شفقت کی وجہ سے ہی ایک گھرانے کے افراد یکجا جمع ہوتے ہیں اور سب دوسروں کے حقوق سے بہرہ ورنظر آتے ہیں۔

اور حیا کی وجہ سے انسان کسی بھی ایسے اقدام سے بچتا ہے کہ جس کی وجہ سے کوئی خرابی رونما ہو، یا وہ کسی منفی سرگرمی کا باعث بن جائے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر غور فرمائیں :

(وَمِنْ آيَاتِنَا أَنَّ خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ آتُرْضَكُمْ أَرْضًا وَجَعَلَنَاكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لِتَبَيَّنَ لِقَوْمٍ يَتَكَبَّرُونَ)

ترجمہ: اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جانوں سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان سے سکون حاصل کرو، اور تمہارے مابین مودت اور شفقت پیدا کی، بیشک اس میں غور و فکر کرنے والی قوم کیلئے نشانیاں ہیں۔ [الروم: 21]

تو اس آیت کی روشنی میں میاں بیوی کے درمیان محبت مغض شرعی معاملہ نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے یہ اللہ تعالیٰ کی خاوند اور بیوی کے درمیان پیدا کردہ چیز اور اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے، یہاں محبت کو شرعی واجب کے طور پر پیش نہیں کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ میاں بیوی کو آپس میں محبت کرنے کا حکم دے: اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ قلبی محبت ایک ایسا امر ہے جو انسان کی ملکیت ہی نہیں ہے، البتہ حسن معاشرت اور حسن سلوک انسان کے بس کی باتیں ہیں۔

ابن کثیر رحمہ اللہ کستہ تینیں :

"اللہ تعالیٰ کے فرمان: (وَمِنْ آيَاتِنَا أَنَّ خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ آتُرْضَكُمْ أَرْضًا) کا مطلب ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے عورت پیدا کی جو تمہاری بیوی بن سکے تاکہ (لتَنَكُوَا إِنْتَهَا) تم اس کی جانب سے سکون حاصل کرو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (بِنَوَالَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ قُضْبَةٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجًا لِتَنَاهُ إِنْتَهَا)۔ وہی ذات ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کیا تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔ [الاعراف: 189] یہاں بیوی سے مراد ہوا ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں باہمیں چھوٹی پسلی سے پیدا کیا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ آدم کی اولاد میں سب کو مربنا دیتا اور ان کی بیویاں جنوں یا حیوانوں میں سے کسی اور جنس سے بنادیتا تو میاں بیوی کے درمیان باہمی محبت اور ہم آہنگی پیدا نہ ہوتی، بلکہ اگر رفیق حیات کسی دوسری جنس سے ہو تو نفرت پیدا ہو جاتی۔

امدایہ اللہ تعالیٰ کی اولاد آدم پر بھر پور رحمت کا مظہر ہے کہ ان کی بیویاں انہی کی جنس سے پیدا کی ہیں، پھر ان میں مودت بھی پیدا فرمائی جو کہ محبت کی صورت میں ہے، پھر شفقت بھی پیدا کی، تو خاوند بسا اوقات بیوی سے محبت کی بناء پر بند ہن قائم رکھتا ہے یا پھر شفقت کی بناء پر کہ انسان کی اس سے اولاد ہوتی ہے، یا بیوی کو خاوند کی ضرورت ہوتی ہے یا دونوں میں البتہ یا کوئی اور سبب اتنا قوی ہوتا ہے کہ ان میں جدائی ممکن نہیں ہوتی ہوئی "ختم شد

"تفسیر ابن کثیر" (6/309)

اللہ تعالیٰ نے سورت نساء میں ایک جگہ پر فرمایا:
 (وَعَا شِرٰهُنَّ بِالْمَغْرُوفَ فَإِنْ كَرِهْنَهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ شَيْئًا وَمَنْجَلَ اللَّهِ فِيهِ خَيْرٌ أَكْثَرٌ)
 ترجمہ: اور ان کے ساتھ دستور کے مطابق زندگی گزارو، پس اگر تم انہیں ناپسند کرو تو عین ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند سمجھو لیکن اللہ تعالیٰ اس میں بہت سی خیریں پیدا فرمادے۔ [النساء: 19]

اس آیت کی تفسیر میں شیخ عبدالرحمٰن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:
 "خاوند کی ذمہ داری بنتی ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارے، حسن سلوک کرے، اسے تکلیف مت دے، اس کے ساتھ حسن کا رکود کی دکھانے، اچھے انداز سے تعامل کرے، اس میں ننان و نفقہ اور بیاس وغیرہ کی تمام تر ذمہ داریاں شامل ہیں۔
 اور پھر اللہ تعالیٰ کافرمان کہ: (فَإِنْ كَرِهْنَهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ شَيْئًا وَمَنْجَلَ اللَّهِ فِيهِ خَيْرٌ أَكْثَرٌ) اس کا مطلب یہ ہے کہ: خاوندو! بہتر یہی ہے کہ تم اپنی بیویوں کو ناپسند کرتے ہوئے بھی اپنے عقد میں رکھو، کیونکہ اس میں بہت ہی خیر ہے۔ جس میں سب سے پہلے یہ کہ: يٰ اللَّهُ تَعَالَى كَمْ كَيْمَلَ اَوْرَ اللَّهُ تَعَالَى كَمْ كَيْمَلَ کے حکم کی تعمیل اور اللہ تعالیٰ کے مشورے کو قبول کرنا ہے جو کہ دنیا و آخرت میں سعادت مندی کا باعث ہے۔

اسی طرح اگر انسان اپنی بیوی کو ناپسند کرتے ہوئے اپنے عقد میں رکھے تو اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو اس کے ساتھ رہنے پر مجبور کرتا ہے جو کہ مجابہ نفس میں آتا ہے، اسی طرح یہ اعلیٰ اخلاقی مظہر بھی ہے، پھر یہ بھی ممکن ہے کہ پہلے باہمی محبت نہ ہو لیکن بعد میں محبت پیدا ہو جائے اور اکثر ایسے ہی ہوتا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ اسے اولاد سے نوازدے اور وہ اولادا پہنچنے والدین کیلئے دنیا و آخرت میں کامیابی کا باعث بن جائے، تو یہ سب کچھ اس وقت ہے جب بیوی کے ساتھ سمجھوتہ ممکن ہو اور کوئی خرابی رومنا ہونے کا امکان نہ ہو۔

لیکن اگر جدائی کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو تو پھر نکاح کا بندھن قائم رکھنا ضروری نہیں ہے "ختم شد
تفسیر سعدی" (ص 172)

صحیح مسلم (1469) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (کوئی مومن کسی مومن [بیوی] سے بعض مت رکھے، اگر اس کی کوئی بات اچھی نہ لگے تو دیگر امور سے خوش ہو جائے)

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:
 "مطلوب یہ ہے کہ: اپنی بیوی سے نفرت مت کرے؛ کیونکہ اگر بیوی میں کوئی ناگوار بات موجود ہے تو اس میں اچھی صفات بھی موجود ہوتی ہیں، مثلاً: بیوی تیز مزاج کی مالک ہے، لیکن ساتھ میں دیندار ہے، یا خوب صورت ہے، یا پاکہ امن یا اپنی رفاقت کا حق ادا کرتی ہے یا اسی طرح کی کوئی اور خوبی اس میں پائی جاتی ہے" ختم شد

دوم:

اگر ہم یہ فرض کر لیں کہ میاں بیوی کے درمیان محبت ہونا ضروری امر ہے، بلکہ دو طرفہ محبت ہونا واجبات میں سے ہے، اور خاوند کا بیوی سے محبت کرنا لازمی ہے، کہ خاوند ہر وقت بیوی کے ساتھ چھڑا رہے؛ تو پھر اس بات میں کیا مسئلہ ہے کہ مرد دو، تین یا چار شادیاں کرے اور ان سب سے محبت بھی کرے؟!

اس میں کیا مانع اور رکاوٹ ہے؟ صرف یہی کہ میاں بیوی کے بارے میں تخیلی روانوی تصورات؟ یا میاں بیوی کے علاوہ کسی بھی دو افراد کے مابین پائی جانے والی محبت کے تصورات کہ محبت میں کوئی شریک نہیں ہو سکتا؟ یہ محبت تو ایسی ہے کہ گویا اس تصور میں محبوب کو معبد بنادیا گیا ہے کہ جس میں کسی تیسرے فرد کی شرکت اس کی عبادت اور پرستش میں شرک تصور ہو گا؟!!

کیا انسان اپنے والد، ماں اور اس کے علاوہ افراد سے محبت نہیں کرتا؟ حالانکہ اس محبت کو بھی محبت ہی کہتے ہیں! اس کے باوجود اتنے رشتؤں سے بیک وقت محبت شرکت داری کا شکار نہیں ہوتی؛ تو اسی طرح ایک آدمی ایک وقت میں کتنی بیویوں سے محبت کرے اس میں کیا مانع ہے؟

کیا انسان ایک وقت میں متعدد قسم کے کھانے پسند نہیں کرتا؟ حالانکہ سب کے سب کھانے ہی ہیں، ہر ایک کا ذائقہ اور خوبصورت سرے سے مختلف ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود انسان تمام کھانوں کو پسند کرتا ہے اور سب کھانا چاہتا ہے؛ تو ایسے میں کون سی ایسی عقلی یا شرعی مانع ہے جو ایک سے زیادہ بیویوں سے محبت کرنے میں حائل اور رکاوٹ بن سکتی ہے؟

ایسی کون سی چیز ہے جو مرد کی بیوی سے محبت کو اتنا خاص بناتی ہے کہ اس میں کسی اور فرد کو شامل نہیں کیا جاسکتا؟!

کیا محبت میں عدم شرکت کا مطالبہ رب العالمین سے محبت کا تقاضا اور خاصہ نہیں ہے؟!

اگر یہ کہا جائے کہ: دیکھنے میں یہی آیا ہے کہ انسان ایک وقت میں ایک ہی عورت سے دل لگاتا ہے اور اسی طرح ایک عورت ایک وقت میں ایک ہی مرد کو دل دیتی ہے؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ: یہ بات ٹھیک ہے کہ بہت سے لوگ صرف ایک ہی شادی پر اکتفا کرتے ہیں، لیکن اس کا مطلب ہر گز نہ ہے کہ لوگ ایک سے زائد شادی نہ کریں، اسی طرح وہ پھر بھی ایک سے زیادہ افراد سے محبت کرتے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے جس پر زمینی خلاف بھی موجود ہیں۔

مزید کیلئے آپ سوال نمبر : (14022) کا جواب ملاحظہ کریں اس میں ایک سے زیادہ شادی کے فوائد ذکر کئے گئے ہیں۔

اسی طرح آپ (95114)، (101130) کا جواب بھی ملاحظہ فرمائیں۔

واللہ اعلم